13 الجزء وَمَآ أُبَرِّئُ نَفۡسِيٓۚ إِنَّ ٱلنَّفۡسَ لَأَمَّارَةُۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيٓۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٞ رَّحِيمٞ ۝٥٣

میں اپنے نفس کو بری الذمہ نہیں کہتا۔ یقیناً نفسِ امّارہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے، ماسوائے اُس کے جس پر میرے ربّ کی رحمت ہو۔ یقیناً میرا ربّ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (53)

وَقَالَ ٱلۡمَلِكُ ٱئۡتُونِي بِهِۦٓ أَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِيۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا مَكِينٌ أَمِينٞ ۝٥٤

بادشاہ نے کہا کہ اُسے (یوسف کو) میرے پاس لاؤ۔ میں اسے یہاں کسی ذمّہ داری کے لیے مختص کرلوں گا۔ پھر جب وہ اس سے بالمشافہ ہم کلام ہوا تو کہا کہ آج سے تم ہمارے یہاں معزّز اور معتبر امین رہو گے۔ (54)

قَالَ ٱجۡعَلۡنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلۡأَرۡضِۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٞ ۝٥٥

یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ آپ زمینی پیداوار کو محفوظ رکھنے کی ذمّہ داری مجھے دے دیجیے۔ یقیناً میں ان چیزوں کی حفاظت کرنا خوب جانتا ہوں۔ (55)

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي ٱلۡأَرۡضِ يَتَبَوَّأُ مِنۡهَا حَيۡثُ يَشَآءُۚ نُصِيبُ بِرَحۡمَتِنَا مَن نَّشَآءُۖ وَلَا نُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ۝٥٦

اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمینِ مصر میں مقتدر بنا دیا۔ وہ جس طرح چاہتا مملکت کے نظم و نسق کو چلاتا، Manage کرتا۔ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور اپنی ذمّہ داری سے بڑھ کر فریضہ ادا کرنے والوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے۔ (56)

ع 7 8 1 وَلَأَجۡرُ ٱلۡأٓخِرَةِ خَيۡرٞ لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ ۝٥٧

اقدارِ وحی پر ایمان رکھنے والوں کے لیے اُخروی زندگی کا اجر کہیں بہتر ہے اور اُن کی زندگی اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔ (57)

وَجَآءَ إِخۡوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُواْ عَلَيۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهُۥ

یوسفؑ کے بھائی پہنچے اور اس کے سامنے آئے تو اس

مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾

نے انہیں پہچان لیا اور وہ اسے نہیں پہچان رہے تھے۔ (58)

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾

اور جب ان کا سامان دے کر انہیں سفر کے لیے تیار کردیا تو کہا کہ اپنے پدری بھائی کو بھی میرے پاس لے کر آنا۔ تم دیکھتے ہونا کہ میں پورا پورا غلّہ دیتا ہوں اور میں کتنا اچھا میزبان ہوں۔ (59)

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾

اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو میرے یہاں تمہارے لیے غلّہ ہوگا اور نہ تم باریاب ہوسکو گے۔ (60)

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾

کہنے لگے کہ ہم ضرور اس کے باپ سے، اس کی مرضی کے خلاف بھی، اسے بھیجنے کے لیے کہیں گے اور ہم ضرور ایسا کریں گے۔ (61)

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾

یوسفؑ نے اپنے نوکروں سے کہا کہ ان کی رقم ان کے سامان میں رکھ دو کہ جب اپنے اہلِ خانہ کے پاس واپس جائیں تو اسے پہچان لیں تاکہ یہ پھر آئیں۔ (62)

فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾

جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے ہمارے باپ! ہمارے لیے غلّہ روک لیا گیا ہے۔ ہمارے بھائی کو ہمارے ہمراہ بھیج دیجیے کہ ہم غلّہ لائیں۔ ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔ (63)

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾

یعقوبؑ نے کہا کیا میں اس بات پر تم پر اعتماد کرلوں جیسے اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف کے معاملے

میں تمہارا اعتماد کیا تھا۔ بہترین حفاظت کرنے والا تو اللہ
ہی ہے اور سب کرم کرنے والوں سے بڑھ کر رحمت
فرمانے والا ہے۔ (64)

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ
قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ
وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ
كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝٦٥

جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی رقم پائی جو انہیں
واپس کر دی گئی تھی کہنے لگے کہ اے ہمارے باپ!
ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہے ہماری پونجی جو ہمیں لوٹا دی
گئی ہے۔ ہم اپنے گھر والوں کے لیے غلّہ لائیں گے
اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے۔ یہ غلّہ تھوڑا ہے۔
ہم ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر زیادہ غلّہ لائیں
گے۔ (65)

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ
لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ
اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝٦٦

یعقوبؑ نے کہا کہ میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ
بھیجوں گا جب تک تم اللہ سے پختہ عہد نہ کرو کہ اسے
میرے پاس واپس لے آؤ گے ماسوائے اس صورت
کے کہ تم سب کہیں گھر ہی جاؤ۔ جب وہ عہدِ محکم دے
چکے تو اس نے کہا کہ اللہ ہی ہمارے قول و قرار کا نگران
ہے۔ (66)

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ
مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝٦٧

کہا کہ اے میرے بیٹو! تم شہر میں ایک ہی دروازے
سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔
میں تمہیں کسی بھی معاملے میں اللہ کے قوانین سے
مستغنی تو نہیں کرسکتا۔ فیصلہ کن اتھارٹی تو صرف اللہ ہی
ہے۔ میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں اور بھروسا کرنے

والوں کو صرف اسی پر اعتماد کرنا چاہیے۔ (67)

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۠﴿۶۸﴾

ع 8 11 2

سب اُسی طرح شہر میں داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انہیں ہدایت کی تھی۔ وہ انہیں اللہ کے قوانین کی نتیجہ خیزی سے بچا نہیں سکتا تھا البتہ یعقوبؑ کے دل میں یہ ایک خواہش تھی جو انہوں نے پوری کر دی۔ وہ اُس علم سے بہرہ ور تھا جو ہم نے اسے عطا کیا۔ اکثر لوگ یہ علم نہیں رکھتے۔ (68)

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے بھائی بن یامین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں۔ جو کچھ یہ کیا کرتے تھے اس پر غم زدہ نہ ہونا۔ (69)

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾

جب ان کا سامان تیار کر دیا تو پانی پینے والا پیالہ اس کے بھائی کے سامان میں رکھ دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے آواز دی اے قافلے والو! تم تو چور ہو۔ (70)

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

وہ ان کی طرف متوجّہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے؟ (71)

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾

انہوں نے کہا کہ ہمیں بادشاہ کا پانی پینے کا پیالہ نہیں مل رہا۔ جو کوئی اسے ڈھونڈ لائے گا اُسے اونٹ کے بوجھ برابر غلّہ دیا جائے گا۔ میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (72)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ﴿73﴾

وہ بولے اللہ کی قسم! تم تو جانتے ہو ہم ملک میں فساد پھیلانے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں۔ (73)

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ﴿74﴾

انہوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو اس کی کیا سزا؟ (74)

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ﴿75﴾

کہنے لگے جس کے سامان سے وہ چیز پائی جائے وہی اس کا بدلہ ہوگا۔ دوسروں کی چیزوں پر ناجائز تصرّف کرنے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (75)

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ﴿76﴾

اس کے بھائی کے تھیلے سے پہلے، اُن کے تھیلوں کو دیکھنا شروع کیا۔ پھر اُس کے بھائی کے تھیلے سے اسے ڈھونڈ نکالا۔ اس طرح ہم نے یوسف کی خاطر ایک تدبیر پیدا کر دی۔ شاہی قانون کی رُو سے تو وہ اپنے بھائی کو روک نہیں سکتا تھا سوائے اس کے کہ اللہ ایسے حالات پیدا کر دے۔ ہم اپنی مشیّت کے مطابق ہی درجات میں ترفّع عطا کیا کرتے ہیں۔ ہر صاحبِ علم سے بالا ایک علمِ کُلّی رکھنے والی ہستی ہے۔ (76)

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ﴿77﴾

کہنے لگے کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یہ بات سرِ دست، یوسف نے اپنے من میں چھپائے رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی۔ اتنا کہا کہ تمہاری جہتِ زندگی ایسی ہے کہ تمہاری توانائیاں منتشر ہو کر کوئی تعمیری نتیجہ پیدا نہیں کر رہیں اور جو باتیں تم بنا رہے ہو، اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔ (77)

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا
مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾

وہ کہنے لگے اے عزیز! اس، بن یامین کا باپ بہت بوڑھا ہے۔ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو حراست میں رکھ لیجیے۔ ہم یقیناً آپ کو احسان کرنے والا پاتے ہیں۔ (78)

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا ع 9 11 3
عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾

یوسف نے کہا کہ ہم ایسے کام سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ جس سے ہماری چیز برآمد ہو اس کی جگہ ہم کسی اور کو پکڑ لیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم بڑے بے انصاف ٹھہریں گے۔ (79)

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾

جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو الگ ہو کر آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ اُن میں جو سب سے بڑا تھا بولا کہ کیا تم جانتے نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کے ساتھ پختہ عہد لیا ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے معاملے میں کوتاہی کر چکے ہو۔ میں تو اس سرزمین کو ہرگز نہ چھوڑوں گا جب تک میرا باپ مجھے اس کی اجازت نہ دے یا اللہ ہی میرے لیے کوئی حکم صادر فرمائے۔ وہی فیصلہ کرنے والوں میں بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ (80)

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾

تم اپنے باپ کے پاس واپس چلے جاؤ۔ اس سے کہو کہ اے ہمارے باپ! تیرے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم تو اسی معاملے میں اس کی نگرانی کرتے جس کا ہمیں علم ہوتا اور جو معاملہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ رہا اس

میں ہم اس کی نگرانی کیسے کر سکتے تھے۔ (81)

وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۸۲

وہ اپنے باپ کے پاس آئے اور اپنی بے گناہی کی صفائی دیتے ہوئے کہا آپ اس بستی والوں سے جن میں ہم تھے، پوچھ لیں یا قافلہ والوں سے جن کے ساتھ ہم آئے ہیں، دریافت کرلیں۔ ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ (82)

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۸۳

یعقوبؑ نے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو تمہارے جذبات نے تمہیں سُجھا دی ہے۔ میرے لیے استقامت اور احسن انداز سے اس بات کو برداشت کرنا ہے (یوسف 18:12)۔

اُمّید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس پہنچا دے۔ وہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ (83)

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۸۴

اور ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! وہ بے حد غمگین و بے قرار تھا۔ غم کی وجہ سے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہتی تھیں۔ (84)

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۸۵

وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! آپ یوسف کو کبھی بھلا نہ پائیں گے یہاں تک کہ اپنے آپ کو گُھلا لیں گے یا جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ (85)

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۸۶

یعقوبؑ نے کہا کہ میں اپنے رنج و غم اور پریشاں حالی کا اظہار اپنے اللہ سے کرتا ہوں اور مجھے اللہ سے وہ علم ملا ہے جس سے تم بے بہرہ ہو۔ (86)

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـــَٔسُوْا

اے میرے بیٹو! تم اللہ کی رحمت اور عدل و انصاف

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۝۸۷

سے مایوس مت ہو۔ جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ۔ اللہ کی رحمت سے تو صرف وہ لوگ نا اُمیّد ہوتے ہیں جو اقدارِ وحی کے منکر ہیں۔ (87)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ۝۸۸

جب وہ عزیزِ مصر کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں پر مصیبت آن پڑی ہے۔ ہم پونجی بھی قلیل سی لے کر آئے ہیں۔ ہمیں غلہ پورا ہی دے دیجیے گا بلکہ ہمارے واجب سے بھی زیادہ دیجیے گا۔ واجب سے زیادہ دینے والوں کو اللہ اپنے یہاں سے جزا دیتا ہے۔ (88)

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ۝۸۹

یوسفؑ نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تم نے نادانی سے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا؟ (89)

قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَ هٰذَاۤ اَخِیْ٘ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۝۹۰

وہ بولے کیا واقعی یوسف تُو ہی ہے۔ کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ ہے میرا بھائی، بن یامین۔ ہم پر اللہ نے احسان فرمایا۔ جو اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھے اور ثابت قدم رہے تو اللہ ایسے محسنین کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔ (90)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـٕیْنَ۝۹۱

وہ بولے اللہ کی قسم! اللہ نے تجھے ہم پر فوقیت دی ہے۔ ہم ہی خطا کار تھے۔ (91)

قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۝۹۲

یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ آج تمہیں کوئی سرزنش و ملامت نہیں ہے۔ اللہ تمہیں، تمہارے جرائم کے نقصانات سے حفاظت عطا فرمائے۔ وہ بہترین رحمت

فرمانے والا ہے۔ (92)

ع 10 14 4 اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ
بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾

یہ میرا کُرتا لے جاؤ اور میرے باپ کے سامنے رکھ دینا۔ وہ بصیرت سے ساری بات سمجھ جائیں گے۔ پھر تم سب اپنے اہلِ خاندان کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ۔ (93)

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ
لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

جب مصر سے قافلہ روانہ ہوا تو اُدھر گھر میں ان کے باپ، یعقوبؑ نے کہا کہ اگر تم مجھے بڑھاپے کی وجہ سے بہکا ہوا نہ سمجھو تو مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ (94)

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

گھر والوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! آپ تو ابھی تک پرانے وہم میں پڑے ہوئے ہیں۔ (95)

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

جب خوش خبری دینے والا آن پہنچا اور اس نے کُرتہ یعقوب علیہ السّلام کے سامنے ڈال دیا تو وہ سمجھ گیا۔ کہنے لگا کہ میں تم سے نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی طرف سے وہ علم ملا ہے جو تمہیں نہیں ملا۔ (96)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

بیٹے کہنے لگے اے ہمارے باپ! ہم ہی خطا کار ہیں۔ اللہ سے ہمارے جرائم کی معافی طلب فرمائیے۔ (97)

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

یعقوب علیہ السّلام نے کہا کہ میں عنقریب اپنے نشو ونما دینے والے سے تمہارے لیے حفاظت طلب کروں گا۔ وہ یقیناً حفاظت عطا فرمانے اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (98)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا

جب سب، یوسفؑ کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے

مِصۡرَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيۡنَ ؕ﴿۹۹﴾

والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ آپ شہر میں قیام فرمائیے۔ اللہ نے چاہا تو آپ امن و امان میں رہیں گے۔(99)

وَرَفَعَ اَبَوَيۡهِ عَلَى الۡعَرۡشِ وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ
يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاۡوِيۡلُ رُءۡيَاىَ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّىۡ
حَقًّا ؕ وَقَدۡ اَحۡسَنَ بِىۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِىۡ مِنَ السِّجۡنِ وَجَآءَ
بِكُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّيۡطٰنُ بَيۡنِىۡ
وَبَيۡنَ اِخۡوَتِىۡ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَطِيۡفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾

اپنے والدین کو بلند مسند پر بٹھایا اور وہ سب، اسے بلند مقام عطا کرنے پر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوگئے۔ یوسف علیہ السّلام نے کہا کہ ابّا جان! یہ ہے میرے اُس خواب کی تعبیر جو میں نے کبھی پہلے دیکھا تھا۔ میرے ربّ نے اسے سچّا کر دکھایا اور اس واقعہ کے بعد کہ جذباتِ حسد نے میرے بھائیوں کو میرے خلاف ابھار دیا، میرے ربّ نے مجھ پر احسان فرمایا کہ مجھے قید خانے سے باہر نکالا اور تم سب کو گاؤں سے شہر میں لے آیا۔ یقیناً میرا ربّ اپنی مشیّت کو غیر محسوس اور بڑے لطیف انداز سے بروئے کار لانے والا ہے۔ وہ صاحبِ حکمت اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔(100)

رَبِّ قَدۡ اٰتَيۡتَنِىۡ مِنَ الۡمُلۡكِ وَعَلَّمۡتَنِىۡ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ
الۡاَحَادِيۡثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ قف اَنۡتَ وَلِىّٖ فِى
الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ
بِالصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۱﴾

اے میرے ربّ! تُو نے مجھے حکومت عطا فرمائی اور تاویلِ احادیث کا علم عطا فرمایا۔ کائنات کو ابتداءً وجود میں لانے والا بھی تو ہے۔ تُو ہی دنیاوی زندگی اور حیاتِ اُخروی میں میرا دمساز و کارساز ہے۔ مجھے اس حالت میں وفات دیجو کہ میں تیرے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہوں اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا دیجو۔(101)

ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ۚ وَمَا كُنۡتَ
لَدَيۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُوۡنَ ۝١٠٢

جب اُنہوں نے اپنے فیصلے میں اتّفاق کرلیا اور یوسف کے خلاف تدبیریں کر رہے تھے تو (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تُو ان برادرانِ یوسف کے پاس موجود نہ تھا۔ ہم اس سرگزشت کو غیب سے تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔ (102)

وَمَاۤ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۝١٠٣

اگرچہ تیری آرزو کتنی ہی شدید ہو مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (103)

ع 11 11 5 وَمَا تَسۡـئَلُهُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٠٤

حال آں کہ تُو اِن سے پیغامِ وحی کے ابلاغ پر کسی معاوضہ کا طلب گار بھی نہیں ہے۔ یہ Message تو تمام عالمِ انسانیّت کے لیے سرچشمۂ عبرت وموعظت ہے۔ (104)

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا
وَهُمۡ عَنۡهَا مُعۡرِضُوۡنَ ۝١٠٥

کائنات میں کتنی ہی آیات Symbols ہیں جو انسان کی توجّہ کو خالقِ کائنات اور اُس کے قوانین کی طرف منعطف کراتی رہتی ہیں۔ یہ ان کی نظروں سے گزرتی رہتی ہیں مگر یہ انکی طرف التفات ہی نہیں کرتے۔ (105)

وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ ۝١٠٦

ان میں سے اکثر لوگ اللہ کے ساتھ اپنے خداؤں کو شریک کیے بغیر، اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور مشرک محض ہوتے ہیں (الزّمر 45:39، اَلمُؤمن 12:40)۔ (106)

اَفَاَمِنُوۡۤا اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ غَاشِيَةٌ مِّنۡ عَذَابِ اللّٰهِ اَوۡ تَاۡتِيَهُمُ

کیا یہ اس حالت سے بےفکر ہیں کہ یہ اللہ کے عذابِ

السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

محیط میں گرفتار ہو جائیں یا ان پر ناگہاں، اچانک ظہورِ نتائج کی گھڑی آجائے اور انہیں پتا بھی نہ چلے۔ (107)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! وضاحت سے بتا دے کہ یہ ہے میرا اسلوب۔ میں اور میرے متّبعین اللہ کی طرف علیٰ وجہ البصیرت یعنی وحی کی روشنی میں عقل وفکر کی بنیاد پر دعوت دیتے ہیں اور میں شدّت سے اللہ کی اطاعت میں مستعد رہتا ہوں اور اللہ کے قانون کی اطاعت میں کسی اور کو شامل نہیں کرتا۔ (108)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلے بھی ہم نے بستیوں میں رہنے والوں کی طرف، جن کی طرف ہم نے پیغامِ وحی بھیجا، مرد ہی رسول بنا کر بھیجے۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ یہ دیکھ لیتے ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ آخرت کا گھر تو ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ کے احکام کی اتباع کرتے اور ان کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ سمجھتے کیوں نہیں؟ 16:43، 21:7۔ (109)

حَتّٰٓي اِذَا اسْتَيْــــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

جب رسول نا اُمّید ہونے لگے اور اُنہوں نے سمجھ لیا کہ ان کی تکذیب کی جا رہی ہے تو ہماری مدد انہیں آ پہنچی۔ جس کو ہمیں بچانا تھا، بچا لیا۔ مجرموں سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔ (110)

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

اِن تاریخی سرگزشتوں Annals میں اُن صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے سامانِ عبرت ہے جو وحی کی

ع 12 7 6 وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

روشنی میں عقل سے کام لیتے ہیں۔ یہ وحی کوئی اختراعی چیز نہیں بلکہ اپنے عملی نظام سے اُس وحی کی تعلیم کی تصدیق کرتی ہے جو پہلے سے موجود ہے اور ہر بات کی شرح و تفصیل Explanation پیش کرتی ہے۔ یہ ہدایت اور رحمت ہے اُس قوم کے لیے جو مستقل اقدار پر ایمان رکھتی ہے۔ (111)

سُوْرَةُ الرَّعْدِ (۱۳)

اٰیَاتُھَا ۴۳ — رُکُوْعَاتُھَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ط وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾

اللہ حکیم و علیم کا ارشاد ہے کہ یہ کتاب، قرآنِ حکیم کی آئتیں ہیں جو (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تیرے نشو و نما دینے والے کی طرف سے تیری طرف نازل کیا گیا ہے۔ یہ حق ہے مگر انسانوں کی اکثریّت ایمان نہیں لاتی۔ (1)

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾

اللہ ہی ہے جو فضائی کُرّوں کو بغیر ستونوں کے، بلند اٹھائے ہوئے ہے جنہیں تم دیکھ بھی رہے ہو اور اس کے مرکزی کنٹرول پر اس کی گرفت بڑی محکم ہے اور وہ اس پر پوری طرح غالب ہے۔ اور سورج اور چاند کو قانون کا پابند بنا کے گردش میں رکھے ہوئے ہے۔ یہ، تمام ایک معیّن مدّت تک کے لیے رواں دواں ہیں (لقمان 31:29، الزمر 39:5)۔ وہ ہر شئے کی

آخری منزل، مقامِ تکمیل کو سامنے رکھ کر تدبیرِ نظم ونسق کرتا ہے۔ اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ یہ اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کے سامنے جواب دہی پر یقین رکھیں۔ (2)



وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳

وہی ہے جس نے زمین کو ہموار پھیلایا ہوا ہے اور اس میں پہاڑ اور دریا بنادیئے اور سب پھلوں کے ---- نوع کے اعتبار سے نر و مادہ ، ذائقے کے لحاظ سے ترش اور شیریں، تاثیر کے حوالے سے سرد اور گرم، خشک اور تر----- جوڑے بنائے۔ وہ ڈھانپ دیتا ہے دن کو رات سے۔ ان عناصر میں غور وفکر کرنے والوں کے لیے قوانین مضمر ہیں۔ (3)

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴



اور سرزمین میں، آپس میں ملے ہوئے قطعاتِ زمین ہیں اور کھیتیاں اور انگوروں کے باغات ہیں اور ایک ہی جڑ سے اور الگ الگ جڑوں سے کھجوروں کی کئی شاخیں پھوٹی ہوئی اور پانی کے ایک ہی سرچشمے سے سیراب ہوتی ہوئی۔ ذائقے اور تاثیر میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر بنادیتے ہیں۔ سمجھ سے کام لینے والوں کے لیے ان امور میں قوانین ہیں۔ (4)

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر تجھے تعجّب ہو تو ان کی اِس بات پر ہوگا کہ جب ہم مٹّی ہوجائیں گے تو کیا ازسرِ نو پیدا کیے جائیں گے (المومنون 23:35،82،

الحج 5:22، النّمل 7:27، الصّفّٰت 37، 53:16،
الرُّوم 19:30، قٓ 3:50، الواقعہ 47:56)۔ یہ
لوگ ہیں جو اپنے ربّ کی اس قدرت سے انکار کرتے
ہیں جس کے مطابق وہ ہر چیز کو عدم سے وجود میں لاکر،
اُس کے نقطۂ آغاز سے پروان چڑھاتے ہوئے نقطۂ
تکمیل تک لے جاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں
میں طوق ہوں گے اور یہی لوگ ہیں اہلِ جہنّم، جس میں
ہمیشہ رہیں گے۔ (5)

وَیَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالسَّیِّئَۃِ قَبۡلَ الۡحَسَنَۃِ وَقَدۡ خَلَتۡ مِنۡ
قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّکَ لَذُوۡ مَغۡفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی
ظُلۡمِهِمۡ ۚ وَاِنَّ رَبَّکَ لَشَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۶﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ تجھ سے اعمال کے نتائج
سے پہلے تباہی لے آنے کی جلدی مچا رہے ہیں، حال
آں کہ ان سے پہلے تاریخ کے عبرت ناک واقعات
گزر چکے ہیں۔ تیرا ربّ تو انسانوں کے ظلم و زیادتی
کے بعد اگر وہ قانونِ الٰہی کی طرف رجوع کرلیں تو
حفاظت بھی لیے ہوئے ہوتا ہے اور تیرا ربّ سزا دینے
میں سخت بھی واقع ہوا ہے۔ (6)

ع 1 7 7 وَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیَۃٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ
اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ﴿۷﴾

کفّار کہتے ہیں کہ اس رسول پر اس کے ربّ کی طرف
سے کوئی معجزاتی نشانی Miraculous sign
کیوں نہیں نازل کی گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ معجزاتی
نشانی کا نازل کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ تُو صرف
Warn کرنے والا ہے اور اسی طرح ہر قوم کے لیے
ایک ہادی، راہِ ہدایت دکھانے والا رہا ہے (یونس

47:10،النّحل 36:16)۔ (7)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸

اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے جو کوئی Female اپنے بطن میں اٹھائے ہوتی ہے اور اُس کا بھی جسے وہ Pre-maturely جنم دیتی ہے اوراس کا بھی اسے علم ہوتا ہے جو رحم میں پرورش پاتے ہوئے تکمیل تک پہنچنے میں زیادہ مدّت لے لیتی ہے۔ اللہ کے یہاں ہر شئے پیمانے اور قانون میں بندھی ہوئی ہے۔ (8)

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹

وہ غیب اور مشہود ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے، بڑی قوّتوں کا مالک ہے اور مقامِ بلند پر فائز ہے۔ (9)

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰

تم میں سے کوئی رازدارانہ انداز سے بات کرے یا بلند آواز سے، اور کوئی رات میں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں آزادی سے چلے پھرے، اللہ کے یہاں سب برابر equally،اس کے علم میں ہیں۔ (10)

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱

انسان کے ساتھ، اس کے آگے اور پیچھے، ایسی قوّتیں لگی ہوئی ہیں جو اللہ کے قانون کے مطابق، اس پر مرکوز ہیں اور اس کے ہر عمل کو آخری نتیجہ تک پہنچا کر چھوڑتی ہیں اور اسے محفوظ کر لیتی ہیں (الانفطار 12:82،10)۔ اللہ کسی قوم میں تغیرّ نہیں لاتا جب تک وہ اپنے اندر نفسیاتی تبدیلی نہ پیدا کرلے Change their innerselves۔ جب اللہ کسی قوم کو سزا دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے فیصلے کو ٹالنے والا کوئی نہیں اور نہ

اس کا سوائے اللہ کے، کوئی مددگار رہوتا ہے۔ (11)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾

وہی ہے جو بھاری بھاری بادلوں کو بلند کرتا ہے اور چمکتی ہوئی بجلی سے منفعت کی اُمّید اور نقصان کا احساس پیدا کرتا ہے۔ (12)

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

رعد اور تمام کائناتی قوّتیں اُس کی ہیبت سے اپنے فرائضِ مُفوضّہ کی تکمیل اور اس کے پروگرام کو وجہِ حمدو ستائش بنانے کے لیے سرگرمِ عمل رہتی ہیں۔ اور وہ مہلک عذاب نازل کرتا ہے جو اسے پہنچتا ہے جو اس کی مشیّت کے مطابق اس کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔ اور لوگ اللہ کے قانون کی کارفرمائی کے بارے میں بحث وتکرار کرتے رہتے ہیں۔ وہ بڑی قوّت سے مواخذہ کرنے والا ہے۔ (13)

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۗ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۗ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

حق کی دعوت صرف اُسی کی طرف ہونی چاہیے۔ اُسی کو پکارنا ہی تعمیری نتائج کا حامل ہوتا ہے اور جو لوگ اس کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں، وہ ان کی کسی بات کو سن سکتے ہیں اور نہ جواب ہی دے سکتے ہیں جیسے وہ شخص جو اپنے دونو ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ پانی خود بخود اس کے منہ تک پہنچ جائے مگر وہ اس تک نہیں پہنچ پاتا۔ لہٰذا، کفّار کی پکار رائگاں جاتی ہے۔ (14)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة 2

ہر چیز جو پستیوں اور بلندیوں میں ہے، بادلِ نخواستہ یا بطیبِ خاطر، اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ
هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ
خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا
فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي
النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ
يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ
جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾

ہوئے ہے اور صبح شام ان کے سائے بھی (النّحل 48:16)۔ (15)

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) اِن سے پوچھو کہ کائنات کا ربّ کون ہے؟ (اَلْمُؤْمِنُوْن 84:23) انہیں بتادے کہ اللہ۔ ان سے پوچھو کہ اس کو چھوڑ کر تم نے ان ہستیوں کو اپنا کارساز بنایا ہوا ہے جو خود، اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ ان سے پوچھو کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہیں (ہود 24:11، فاطر 19:35) یا کیا تاریکیاں اور نور ایک جیسے ہوتے ہیں؟ (فاطر 20:35) ان لوگوں نے اللہ کے جو شریک ٹھہرائے ہیں، کیا انہوں نے بھی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی طرح کوئی چیز تخلیق کی ہے جو انکو اللہ کی تخلیق کے مشابہ لگتی ہو۔ ان پر واضح کردے کہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے اور وہ یگانہ ہے اور اس کا قانون سب پر غالب ہے اور اسے کوئی بے بس نہیں کرسکتا۔ (16)

وہ بلندیوں سے پانی برساتا ہے اور ندی نالے اپنے اپنے ظرف کے مطابق بہنے لگتے ہیں۔ سیلاب جھاگ کو اوپر لے آتا ہے اور اس میں سے جن چیزوں کو آگ میں تپا کر سونا یا دوسری کثیر المقاصد چیزیں حاصل کرتے ہیں تو اس کا میل کچیل بھی اسی طرح جھاگ بن کر اوپر آجاتا ہے۔ اسی طرح اللہ حق اور باطل کو

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع 2 11 8

النصف

ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہے کہ باطل، حق سے ٹکراؤ کے بعد جھاگ کی طرح ضائع ہوجاتا ہے (الانبیاء 18:21، الشُّوریٰ 24:42)۔ چنانچہ جھاگ تو بالکل رائیگاں جاتا ہے اور جو پانی انسانوں کے لیے منفعت بخش ہوتا ہے، وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ اس انداز سے اللہ حق اور باطل کا موازنہ کرتا ہے۔ (17)

یہ موازنہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو غُـلُـو کے برعکس، متوازن انداز سے اپنے ربّ کو لبّیک کہتے ہیں اور جو اسے لبّیک نہیں کہتے، اگر ان کے پاس تمام روئے زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور بھی اور وہ اسے فدیہ میں دے دیں تو بھی نجات نہیں ہوگی۔ ان کی Accountability بڑی کٹھن ہوگی۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ برا مقام ہے۔ (18)

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿۱۹﴾

وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ تیرے ربّ کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے، اُس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو دل کی بصیرت سے محروم، حق کور Truth Blind ہو؟ اس بات کو وہ صاحبانِ عقل و بصیرت ہی سمجھتے ہیں جو عقل سے وحی کی روشنی میں کام لیتے ہیں۔ (19)

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾

جو اللہ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کی پاسداری کرتے ہیں اور اس پختہ عہد کو توڑتے نہیں (بنی اسرآئیل 34:17)۔ (20)

وَالَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَيَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَيَخَافُوۡنَ سُوۡۤءَ الۡحِسَابِ ؕ‏ ﴿۲۱﴾

جو انسانی رشتوں کو جوڑتے ہیں جن کو قائم رکھنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اور اپنے ربّ کے قوانین واحکام کی خلاف ورزی کے نتائج وعواقب سے ڈرتے رہتے اور کٹھن Accountability کے احساس سے خوف بداماں رہتے ہیں۔ (21)

وَالَّذِيۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى الدَّارِۙ‏ ﴿۲۲﴾

جو اس مقصد کے حصول کے لیے جسے ان کے ربّ نے مقرّر فرمایا ہے، استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہتے ہیں اور دین کے نظام کا قیام عمل میں لاتے ہیں اور جو سامانِ زیست ہم نے انہیں دیا ہوا ہے، اس میں سے زائد از ضرورت پوشیدہ اور اعلانیہ، نظام کے توسّط سے دوسرے ضرورت مندوں کو دے دیتے ہیں اور ناہمواریوں کا حسن کارانہ اعمال سے ازالہ کرتے ہیں Repel evil by doing good (ہود 114:11، القصص 54:28)، اُن کے لیے آخرت کا گھر حُسن المآب ہے (الِ عمران 14:3، الرّعد 29،24:13)۔ (22)

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰۤئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ‌ۚ‏ ﴿۲۳﴾

وہ باغاتِ بہشت جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ ان کے آبا، ان کی بیویاں اور ان کی اولادمیں سے جن جن نے حسنِ عمل سے اپنی مضمر صلاحیتوں کو بیدار و اُجاگر کرلیا ہو اور ہر سمت سے ان پر ملائکہ کا نزول ہوگا (حٰمٓ السّجدة 30:41)۔ (23)

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

ملائکہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ تمہاری سعی و محنت ثمر بار ہوگئی کیونکہ تم ثابت قدمی اور استحکام سے اِس مقصد کے حصول کے لیے سرگرمِ عمل رہے۔ لہٰذا، تمہارا حیاتِ اُخروی کا یہ انجام نہایت اچھا ہے(الِ عمران 14:3، الرّعد 29:13)۔ (24)

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

مگر جو لوگ اللہ کے ساتھ پختہ عہد کر کے اسے توڑ ڈالتے ہیں اور جن انسانی رشتوں کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا تھا، انہیں قطع کرتے ہیں (البقرۃ 27:2) اور مملکت میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں، اُن کے لیے لعنت ہے---- زندگی کی انسانیّت ساز نعما سے محرومی اور ان کے لیے آخرت کا گھر---- شرِّ مآب ہوگا They will have miserable abode.۔ (25)

ع 3 8 9

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾

جو شخص اپنی محنت سے فراواں رزق لینا چاہے، اللہ اسے فراواں رزق عطا کر دیتا ہے اور جو کم محنت سے نَپے تُلے رزق کا مستحق بنالے، اسے محدود رزق دیتا ہے۔ لوگ اس دنیاوی زندگی پر ہی شاداں وفرحاں ہیں۔ وہ سمجھ نہیں رہے کہ دنیاوی زندگی تو اُخروی زندگی کے غیر منقطع اجر کے مقابلے میں عارضی اور قلیل المنفعت ہے (التّین 6:95)۔ (26)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ

کفّار کہتے ہیں کہ رسول پر اس کے ربّ کی طرف سے

قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ اَنَابَ ﴿۲۷﴾	کوئی معجزہ Miraculous Sign کیوں نہیں اترا۔اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !ان پر واضح کر دے کہ معجزوں سے حق کو منوانا مشیّتِ الٰہی نہیں۔ایمان وہ ہے جو وحیِ حق کو عقل وفکر سے تسلیم کر کے لایا جائے (الفرقان 73:25)۔معجزہ طلبی گمراہی ہے۔اللہ اسے راہ گم کردہ ہی چھوڑ دیتا ہے جو گمراہ ہونا چاہے اور جو اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرے اسے ہدایت دے دیتا ہے۔(27)
اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿۲۸﴾	جو لوگ اس طرح ایمان لے آتے ہیں تو ان کے قلوب، اللہ کے قوانین کو ہر لحظہ پیشِ نظر رکھنے اور ان کے مطابق فیصلے کرنے سے مطمئن رہتے ہیں۔ یاد رکھو! دلوں کو اطمینان اللہ کے قوانین کی تذکیر سے ہی ملتا ہے۔(28)
اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰى لَهُمۡ وَحُسۡنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾	جو لوگ اقدارِ مطلقہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے ان کی مضمر صلاحیتوں کی نمود ہو جائے اور معاشرے میں حسن وتوازن بھی پیدا ہو جائے،ان کے لیے سرفرازیاں، سعادت مندیاں ہیں اور حسین وتوازن بدوش منزل بھی۔(29)
كَذٰلِكَ اَرۡسَلۡنٰكَ فِىۡۤ اُمَّةٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتۡلُوَا۟ عَلَيۡهِمُ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَهُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ	اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !ہم نے تجھے ایک اُمّت کی طرف پیغامبر بنا کر بھیجا جس سے پہلے کئی اُمتیں گزر چکی ہیں تا کہ تُو، جو پیغامِ وحی ہم نے تیری طرف بھیجا

وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

ہے، انہیں سنا دے (المآئدة 67:5)۔ یہ رحمٰن کو تسلیم نہیں کر رہے ہے۔ انہیں واضح طور پر بتا دے کہ یہ رحمٰن ہی میرا نشو ونما دینے والا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، جس کے حکم کا اتباع کیا جائے۔ اسی کے قوانین پر میں بھروسا کرتا ہوں اور صرف اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (30)

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ
اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ
وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ
تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع 4 5 10

اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس کے ذریعے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی یا اس سے مُردے بولنے لگتے تو بھی یہ کفّار ایمان نہ لاتے بلکہ تمام امور اللہ کے قانون کے مطابق وقوع پذیر ہوتے ہیں، معجزانہ طور پر نہیں۔ کیا ایمان والوں نے جان نہیں لیا کہ اگر اللہ کا قانون ایسا ہوتا تو وہ جبراً سب انسانوں کو راہِ ہدایت پر لگا دیتا۔ کافر ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں اور انہیں، ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچتی رہتی ہے یا ان کے گھروں کے قرب و جوار میں آن اُترتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کا تباہ کن نتائج کا وعدہ آن پہنچے۔ یقیناً اللہ کی طرف سے اپنے وعدے یعنی قانون کی خلاف ورزی کبھی نہیں ہوتی۔ (31)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تجھ سے پہلے، یقیناً رسولوں کا استہزا کیا گیا۔ میں نے پہلے کفّار کو مہلت

دی۔ جب وہ غلط روی پر مُصِر رہے تو پھر ان کی گرفت کر لی۔ تو ان کا انجام کیسا رہا؟ (32)

اَفَمَنۡ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ‌ۚ وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلۡ سَمُّوۡهُمۡ‌ ؕ اَمۡ تُنَـبِّـئُـوۡنَهٗ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ بِظَاهِرٍ مِّنَ الۡقَوۡلِ‌ ؕ بَلۡ زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مَكۡرُهُمۡ وَصُدُّوۡا عَنِ السَّبِيۡلِ‌ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾

تو کیا جو ہستی ہر نفس کے اعمال کی نگران ہے، وہ کسی کی معاونت کی محتاج ہوسکتی ہے؟ اس اللہ کے شریک ٹھیراتے ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھو کہ ان شرکاء کے نام تو بتاؤ۔ کیا تم ان شریک ہستیوں کے متعلّق اللہ کو بتاتے ہو جن کا اس ہمہ دان و ہمہ بین کو بھی زمین میں کہیں وجود نہیں ملتا یا کیا تم یونہی باتیں بنا رہے ہو؟ بلکہ ان کی تدبیریں اور سازشیں انہیں بڑی خوشنما بن کر دکھائی دے رہی ہیں اور یہ اللہ کی طرف آنے سے رک گئے ہیں۔ جو اللہ کے راستے کو کھو کر Astray چلے جاتے ہیں، ان کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔ (33)

لَهُمۡ عَذَابٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ‌ ۚ وَمَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

ان کے لیے اس دنیا کی زندگی میں بھی اذیّتیں ہیں اور آخرت کا عذاب کہیں سخت تر اور اللہ سے ان کو بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ (34)

مَثَلُ الۡجَـنَّةِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ‌ ؕ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا‌ ؕ تِلۡكَ عُقۡبَى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا‌ ‌ۖ وَّعُقۡبَى الۡكٰفِرِيۡنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

جس جنّت کا وعدہ متّقیوں سے کیا گیا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک باغ ہے جس کے زیرِ زمین پانی رواں دواں ہے یعنی وہ سرسبز و شاداب اور خزاں ناآشنا ہے۔ اس کی راحت و آسائش پائیدار اور پھل ہمیشہ رہنے والے ہیں (ابراہیم 25:14)۔ یہ ہے اللہ کے قوانین

وَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ
وَمِنَ الۡاَحۡزَابِ مَنۡ يُّنۡكِرُ بَعۡضَهٗ‌ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ
اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشۡرِكَ بِهٖ‌ؕ اِلَيۡهِ اَدۡعُوۡا وَاِلَيۡهِ مَاٰبِ ۝۳۶

سے ہم آہنگ رہنے والوں کا حاصل اور کفّار کا ماحصل نارِ جہنّم ہے۔ (35)

جن لوگوں، یہود و نصارٰی کو ہم نے کتاب دی وہ اس وحی، قرآن پر مسرّت کا اظہار کرتے ہیں جو تیری طرف نازل کی گئی ہے (یونس 10:58) البتہ ان میں سے ایک گروہ کو اس وحی کا کچھ حصّہ ناگوار گزرا ہے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان پر واضح کردے کہ مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی محکومیّت اختیار کیے رہوں اور کسی کو اس کا مثیل اور شریک نہ ٹھیراؤں۔ اسی کی طرف میں دعوت دیتا ہوں اور اسی کے قانون کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ (36)

وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ حُكۡمًا عَرَبِيًّا‌ؕ وَلَٮِٕنِ اتَّبَعۡتَ
اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ‌ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ
مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝۳۷ ع 5 6 11

اسی طرح ہم نے واضح عربی زبان میں یہ مجموعۂ قوانین وحکمت نازل کیا ہے۔ اگر اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تُو نے بعد اس کے کہ تیرے پاس وحی کا علم آچکا، ان لوگوں کی خواہشات کی اتباع کی، تو نہ تو تیرا اللہ کے سوا کوئی دوست ہوگا اور نہ بچانے والا۔ (37)

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا
وَّذُرِّيَّةً‌ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوۡلٍ اَنۡ يَّاۡتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ
اللّٰهِ‌ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝۳۸

تجھ سے پہلے بھی ہم نے رسول بھیجے اور ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی۔ کسی رسول کے اختیار میں یہ بات نہ تھی کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی آیت ---- قانونی حکم لاسکتا۔ وہ حکم کتنی مدّت کے بعد نازل ہوتا ہے، اُس مدّت کا تعیّن قانون کے مطابق ہوتا ہے (الاعراف 7:34،

يونس(49:10)۔ (38)

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝۳۹

اللہ اپنی مشیّت ، قانون کے مطابق کسی چیز کو قائم رکھتا ہے یا ختم کر دیتا ہے (الشُّورٰی 24:42)۔ قانون کی اصل اور بنیاد تو صرف اسی کے پاس ہے۔ (39)

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝۴۰

جن بعض نتائج سے ہم نے ان لوگوں کو متنبّہ کیا ہے وہ اگر اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ہم تیری زندگی میں تیرے سامنے لے آئیں یا اس سے پہلے تجھے وفات دے دیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اعمال کے نتائج کو اپنے وقت پر مرتّب ہو کر ظہور میں آ جانا ہے۔ تیرے ذمّے تو صرف ابلاغ ہے اور ہمارے ذمّے ان کا حساب لینا (یونس 46:10، المؤمنون 95:23، الزّخرف 42:43)۔ (40)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴۱

کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین --- وسائلِ پیداوار اور رزق کے سرچشموں کو بڑے اشراف اور سرداروں کے ہاتھ سے نکال کر ان کی ملکیّت کو کم کرتے جا رہے ہیں (الانبیاء 44:21) اللہ ہی ایسا حکم صادر فرما سکتا ہے اور اس کے حکم کے بعد کسی کا حکم نہیں آ سکتا۔ اور وہ جلد ہی احتساب کا عمل شروع کر دیتا ہے۔ (41)

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۴۲

اللہ کے دین کے نظام کے خلاف ان سے پہلے لوگ سازشیں کرتے رہے ہیں لیکن اللہ کی تمام تر تدبیریں بھی برسرِ عمل رہتی ہیں۔ ہر نفس جو کچھ کر رہا ہے، اسے اس کا علم

وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلًا‌ ؕ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ ۞٤٣ ع

6 ع 6 12

ہوتا ہے۔ اور کفّار بھی عنقریب جان لیں گے کہ آخرت کی خوش انجامی کس کے حصّے میں آتی ہے۔ (42)

وحی کے منکر کہتے ہیں کہ تُو اللہ کا بھیجا ہوا پیغامبر نہیں ہے۔ ان سے کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ فیصلہ کرنے والا (الانعام 19:6) اور اس شخص کی شہادت کافی ہے جو کتاب، قرآن کے علم سے بہرہ ور ہے۔ (43)

سُوۡرَةُ اِبۡرٰهِيۡم (١٤)

اٰیَاتُھَا ٥٢ — رُکُوۡعَاتُھَا ٧

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الۤرٰ‌ ۚ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِـتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ‏ ۞١

اللہ رحیم وغفور کا ارشاد ہے کہ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ کتاب، قرآن تیری طرف ہم نے اس لیے نازل کیا ہے تاکہ تُو انسانیّت کو، ان کے ربّ کے حکم کے مطابق، ذہنِ انسانی کی پیدا کردہ توہّم پرستیوں اور غلط اندیشیوں کی ظلمات سے نکال کر وحی کی روشنی میں اُس راستے پر لے آئے جو صاحبِ اِقتدار اور سزاوارِ حمد وستائش ہستی نے متعیّن کیا ہے (المآئدۃ 15:5، 16، 44، 46، الاعراف 157:7، ابراہیم 5:14، الشّوریٰ 52:42، الحدید 9:57، التّغابن 8:64)۔ (1)

اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَوَيۡلٌ
لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِ ۙ‏ ۞٢

وہ اللہ کہ کائنات میں جو کچھ ہے، اسی کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ اقدارِ وحی

سے انکار کرنے والوں کے لیے شدید عذاب کے باعث ہلاکت وتباہی ہے۔ (2)

اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ③

جو حیاتِ آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس راستے میں ناہمواریاں اور پیچ وخم پیدا کرنے کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو گمراہی میں دور جا پڑے ہیں۔ (3)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④

ہم نے جو رسول بھی بھیجا، پیغامِ وحی اس کی قوم کی زبان میں دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ انہیں واضح کر کے سمجھا سکے۔ لیکن جو Astray جانا چاہے، اللہ اسے غلط راستے پر ڈال دیتا ہے اور جو ہدایت لینا چاہے، اسے راہِ ہدایت دکھا دیتا ہے۔ وہ غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ (4)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤

ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی آیات دے کر بھیجا کہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو غلط فکری اور توہّم پرستیوں کی تاریکیوں سے نکال کر وحی کے نور کی طرف لے آ اور ان سے تاریخ کی حق و باطل کی ناقابلِ فراموش آویزشوں کا تذکرہ کر۔ ان میں، اپنے مشن کے حصول کے لیے استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرمِ عمل رہنے اور کائنات کی قوّتوں اور اسباب و ذرائع سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے قوانین مضمر ہیں۔ (5)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اپنے لیے اللہ کی

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ
ع 1 6 13 اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٦

نعمتوں کو یاد کرو جب اس نے تمہیں آلِ فرعون سے اس
وقت نجات دلائی جب وہ تمہیں طرح طرح کی اذیّتیں
دیا کرتی تھی اور تمہارے بیٹوں کو ہلاک کر دیتی اور
تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتی تھی (البقرۃ 49:2،
القصص 4:28، اَلْمُؤمن 25:40)۔ مصائب و
مشکلات کے اس سلسلۂ واقعات میں تمہارے ربّ کی
طرف سے یہ ایک کڑی آزمائش تھی۔ (6)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ
اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝٧

جب تمہارے نشوونما دینے والے نے بتادیا کہ اگر تم اللہ
کی عطا کردہ نعمتوں کو ربوبیّت عامہ کے لیے کھلا رکھو گے
تو میں انہیں مزید بڑھادوں گا اور اگر تم انہیں چھپا چھپا کر
رکھو گے تو میری سزا بڑی سخت ہوا کرتی ہے۔ (7)

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٨

موسیٰؑ نے کہا کہ اگر تم اور کُرّۂ ارض کے سارے افراد
کفرانِ نعمت کرو گے تو اللہ سزاوارِ حمد کا کیا بگڑے گا؟ وہ تو
تمہاری اِن باتوں سے مستغنی اور بے احتیاج ہے۔ (8)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ
وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ڜ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا
كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ
مُرِيْبٍ ۝٩
الثلثة

کیا تم لوگوں کے پاس قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود اور ان
کے بعد کی اُمّتوں کی سرگزشتیں نہیں پہنچیں۔ ان کے
متعلّق اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پاس
ان کے رسول واضح احکامِ الٰہی لے کر آئے لیکن وہ غیظ
وغضب میں اپنے ہاتھ کاٹتے تھے، بات نہیں سنتے تھے
اور کہتے تھے کہ جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو، ہم اس سے
بیزار و لاتعلّق ہیں۔ جس تعلیم کی طرف تم ہمیں دعوت

دے رہے ہو ہم اس کو نہیں مانتے اور ہم اس کے متعلق
تردّد میں پڑے ہوئے ہیں۔ (9)

قَالَتۡ رُسُلُهُمۡ اَفِى اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ يَدۡعُوۡكُمۡ لِيَـغۡفِرَ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرَكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَاؕ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَصُدُّوۡنَا عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ‏ ﴿۱۰﴾

ان کے رسولوں نے انہیں جواب میں کہا کہ کیا تم اُس اللہ کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہو جو ارض وسما کو ابتداً وجود میں لانے والا ہے۔ وہ تمہیں اس لیے اپنی طرف بلا رہا ہے کہ تمہارے جرائم کے مُضراثرات کو مٹا کر تمہیں حفاظت عطا کردے اور تمہیں، قانون کے مطابق، ایک مقرّرہ مدّت تک اپنی اصلاح کرنے اور اعمالِ صالحہ کے لیے مہلت عطا کیے رکھے۔ وہ کہتے کہ تم تو صرف ہماری طرح کے ہی ایک انسان ہو۔ تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان ہستیوں کی پرستش سے روک دو جن کی پرستش ہمارے آباء کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر تم واقعی اللہ کے رسول ہو تو ہمارے پاس کوئی واضح سند لاؤ۔ (10)

قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نَّاۡتِيَكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ‏ ﴿۱۱﴾

ان کے رسولوں نے انہیں جواب میں کہا کہ ہاں! ہم ہیں تو تمہارے جیسے انسان ہی مگر اللہ اپنی مشیّت کے مطابق، اپنے بندوں میں سے کسی پر احسان فرما کر نبوّت کے لیے برگزیدہ کرلیتا ہے۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر تمہارے پاس کوئی سند لاسکیں۔ مومنین تو صرف اللہ کے قوانین پر بھروسا واعتماد کیا کرتے ہیں۔ (11)

وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنَا سُبُلَنَا‌ؕ

ہم اللہ کے قوانین پر بھروسا کیوں نہ کریں حالانکہ اس

ع 2 6 14 وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰی مَاۤ اٰذَیۡتُمُوۡنَا ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ﴿۱۲﴾

نے ہمیں اپنی دنیوی و اُخروی حسنہ کی راہیں دکھادی ہیں (العنکبوت 29: 69)۔ ہم تمہاری اِیذا رسانی کو ثابت قدمی سے برداشت کرتے رہیں گے۔ بھروسا کرنے والے صرف اللہ کے قوانین پر ہی بھروسا کیا کرتے ہیں۔ (12)

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِرُسُلِہِمۡ لَنُخۡرِجَنَّکُمۡ مِّنۡ اَرۡضِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِیۡ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ لَنُہۡلِکَنَّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۳﴾

لیکن کفّار نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں اپنی سر زمین سے نکال باہر کریں گے یا تمہیں ہمارے مذہب و مسلک میں آ جانا ہوگا (الاعراف 7:88)۔ لہٰذا، ان کے نشوونما دینے والے نے انہیں بذریعہ وحی مُطّلع فرمایا کہ گھبراؤ نہیں۔ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے، سرکش وقانون شکن لوگ ہلاک ہوکر رہتے ہیں۔ (13)

وَلَنُسۡکِنَنَّکُمُ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَافَ مَقَامِیۡ وَخَافَ وَعِیۡدِ ﴿۱۴﴾

اور ہم تم کو ان کے بعد، سرزمین میں آباد کردیں گے۔ یہ نوید اُن کے لیے ہے جو تباہ کن نتائج کے لیے میری warnings سے ڈرتے اور میرے رُوبرو Accountability سے خوف محسوس کرتے ہیں۔ (14)

وَاسۡتَفۡتَحُوۡا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ ﴿۱۵﴾

لہٰذا، ان رسولوں نے اللہ سے آخری فیصلہ Final decision اور مدد طلب کرلی اور ہر سرکش و مستبد ناکام ونامراد رہا۔ (15)

مِّنۡ وَّرَآئِہٖ جَہَنَّمُ وَیُسۡقٰی مِنۡ مَّآءٍ صَدِیۡدٍ ﴿۱۶﴾

اس سے آگے جہنّم ہے اور کھولتا ہوا گرم پانی پلایا جائے گا۔ (16)

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا لیکن آسانی سے گلے سے اتار نہیں سکے گا۔ ہر جہت سے موت آرہی ہوگی مگر وہ مر بھی نہ سکے گا (طٰہٰ 20:74، الاعلیٰ 87:13)۔ اس کے علاوہ اس کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ (17)

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

جو لوگ اپنے ربّ کا انکار کرتے ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی راکھ کی سی ہے جس پر آندھی کے دن، سخت تیز ہوا چلے۔ وہ اپنے ماحصل میں سے کچھ بھی بچانے کی قدرت وطاقت نہ پائیں۔ یہ ہے پرلے درجے کی گمراہی۔ (18)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿۱۹﴾

اے مخاطب! کیا تُو غور نہیں کرتا کہ اللہ نے کائنات کو solid truth اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق تخلیق فرمایا ہے۔ اگر اس کی مشیّت کا تقاضا ہو تو وہ تمہیں منظر سے ہٹادے اور نئی مخلوق وجود میں لے آئے (النّساء 4:133، التوبہ 9:39، محمد 47:38)۔ (19)

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

اور اللہ کے لیے ایسا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ (20)

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع 2 9 15

اللہ کے حضور سب حاضر ہوجاتے ہیں۔ کمزور سماجی حیثیت کے لوگ، متکبّر سرداروں سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے تابع فرمان رہے تھے تو کیا آج تم ہم سے اللہ کا تھوڑا سا عذاب بھی ہٹا سکتے ہو؟ (المؤمن 40:47،48) کہتے ہیں کہ اگر اللہ نے ہمیں راہِ ہدایت دکھائی ہوتی تو ہم تمہیں بھی ہدایت کی راہ پر ڈال دیتے۔ آج اگر ہم صبر سے یہ عذاب

جھیلیں یا واویلا کریں، ہمارے لیے دونو حالتیں یکساں ہیں۔آج ہمارے لیے راہِ فرار نہیں ہے۔ (21)

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

جب نتائج کا حتمی فیصلہ ہو چکتا ہے تو شیطان ---- (انفرادی مفاد پرستی پر ابھارنے والے انسانی جذبات) کہتا ہے کہ اللہ نے یقیناً، تم سے سچّا وعدہ فرمایا تھا البتہ میں نے جو وعدہ تم سے کیا تھا، اس کی میں نے تم سے وعدہ خلافی کی۔ مجھے تم پر کوئی غلبہ وقوّت تو حاصل نہ تھی ماسوائے اس کے کہ میں نے تمہیں اپنی طرف بلایا اور تم نے مجھے لبّیک کہا۔تم مجھے نہیں، اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری مدد کرسکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ اس سے پہلے تم میری پیروی کر کے شرک کرتے رہے ہو، میں اس سے انکاری اور لاتعلّق ہوں۔ یقیناً سرکش اور اللہ کو چھوڑ کر جذبات کے پیچھے لگ جانے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (22)

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

اور جن لوگوں نے اقدارِ وحی پر ایمان رکھا اور صلاحیّت پرور کام بھی کرتے رہے انہیں جنّت کے ایسے باغات میں داخل کیا جاتا ہے جن کے زیرِ زمین پانی رواں دواں رہتا ہے اور جو سدا سرسبز رہتے ہیں۔ ان میں، وہ اپنے نشوونما دینے والے کے حکم کے مطابق ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کی دعا ہے: سلامتی، امن اور تکمیلِ ذات۔ (23)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

اے مخاطب! کیا تُو نے غور نہیں کیا اللہ نے کیسی مثال بیان

طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾

فرمائی محکم ثمر بار نظریۂ زندگی کی کہ جیسے ایک سرسبز و شاداب درخت ہو جس کی جڑیں گہری، مضبوط و مستحکم ہوں اور اس کی شاخیں بلندیوں پر جھول رہی ہوں۔ (24)

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

اپنے ربّ کے قانون کے مطابق، ہر موسم میں ثمر بار رہتا ہے۔ اللہ انسانوں کے لیے ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ جائیں۔ (25)

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

اور غلط نظریۂ حیات کی مثال ایسے درخت کی سی ہے جو پھل نہ دے اور جسے زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔ وہ گہرائی میں مضبوط و مستحکم نہ ہو۔ (26)

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙۛ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ ع 4 6 16
مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾

اللہ اہلِ ایمان کو محکم نظریۂ حیات کے ذریعے استحکامِ ذات عطا فرماتا ہے، اِس دنیاوی زندگی میں بھی اور حیاتِ اُخروی میں بھی۔ اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے، سرکش لوگوں کی کوششیں رائیگاں چلی جاتی ہیں اور اللہ، ایسا اپنے قانون، مشیّت کے مطابق کرتا ہے۔ (27)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) کیا تُو نے اُن لوگوں کے متعلّق غور نہیں کیا جنہوں نے اللہ کی نعمتوں کو ربوبیّتِ عامہ کے لیے بے نقاب رکھنے کے بجائے، چھپا چھپا کے رکھا۔ خود تو برباد ہوئے ہی تھے، اپنی قوم کو بھی تباہی و ہلاکت سامانی کی منزل میں لا اتارا۔ (28)

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾

یعنی جہنّم میں جس میں وہ ڈالے گئے ہیں اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ (29)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾

انہوں نے کچھ ہستیوں کو اپنے زُعم میں اللہ کی مثل ونظیر بنالیا تا کہ لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف نہ آنے دیں۔ ان سے کہیے کہ مزے اڑالو۔ آخر الامر، تمہیں جہنّم کی آگ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ (30)

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !اہلِ ایمان کو سمجھا دے کہ دین کے نظام کو قائم و مستحکم رکھیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہوا ہے، اس میں سے پوشیدہ یا اعلانیہ، اپنی ضروریات سے زائد، دوسروں کی ضروریات کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیا کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جب لین دین Mutual Bargaining نہ ہو سکے گی اور نہ دوستی کام آئے گی (البقرة 254:2)۔ (31)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

اللہ ہی ہے جس نے ارض وسما کو تخلیق فرمایا۔ بلندیوں سے پانی برسایا اور اس سے پھل پیدا کیے جو تمہارے لیے رزق ہیں (البقرة 22:2) اور کشتی کو قانون کا پابند کر کے تمہارے کام میں لگا دیا جو دریا، سمندر میں اس کے قانون کے تحت چلتی ہے۔ اور دریاؤں کو تمہارے لیے اپنے قانونِ طبیعی کا پابند کر دیا۔ (32)

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾

اور سورج اور چاند کو تمہارے لیے کام میں لگا دیا جو لگاتار چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے کام اور آرام کے لیے اپنے قانون کے تابع کر دیا

(الاعراف 54:7، النّمل 12:16)۔ (33)

5 ع 7 17 وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا
تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝۳۴ۧ

اور ہر شئے جو تم اُس سے طلب کرو، تمہیں عطا کرتا ہے۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو ان کا احاطہ نہ کر سکو۔ مگر انسان تو وحی کے بغیر، دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا اور ناشکرا ہے۔ (34)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ
وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝۳۵ۭ

جب ابراہیم علیہ السّلام نے دعا کی کہ اے میرے ربّ! اس شہر مکّہ کو امن و سلامتی والا شہر بنا دیجئے گا (البقرہ 126:2) اور مجھے اور میری نسلوں Descendants کو بتوں کی پرستش سے دور رکھئے گا۔ (35)

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ
فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۶

اے میرے نشو و نما دینے والے! اِن اصنام کے باعث لوگوں کی اکثریّت غلط راہوں پر جا پڑی ہے۔ لہٰذا، جو میری اتباع میں رہے گا وہی یقیناً میرا ہم رَو ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا تو اس کا معاملہ آپ کے سپرد ہے۔ تُو غلط روی کے نقصان سے حفاظت عطا فرمانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (36)

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ
بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً
مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَشْكُرُوْنَ ۝۳۷

اے ہمارے نشو و نما دینے والے! میں نے اپنی ذُرّیت، اولاد کو اس وادئ غیر ذی زرع --- بنجر زمین میں، تیرے حُرمت والے گھر کے قرب و جوار میں لا بسایا ہے تا کہ یہ یہاں دین کے نظام کا قیام عمل میں لائیں۔ ہمارے ربّ! ایسا کر دے کہ انسانوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جائیں اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تا کہ یہ شکر گزار ہوں (البقرہ 126:2) اور ان نعمتوں کو تیرے

متعیّن کردہ مقاصد کے لیے استعمال میں لائیں اور نوعِ انسانی کی پرورش کے لیے کھلا رکھیں۔ (37)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

اے ہمارے نشو ونما دینے والے! تو یقیناً جانتا ہے جسے ہم مخفی رکھتے ہیں یا ظاہر کر دیتے ہیں۔ اللہ پر تو ارض وسما کی کوئی شئے مخفی ہے ہی نہیں (الِ عمران 5:3)۔ (38)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾

حمد وستائش اللہ کے لیے ہے جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بلاشبہ، میرا ربّ دعا کو سننے والا ہے۔ (39)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

اے ہمارے نشو ونما دینے والے! مجھے اور میرے عہد کے انسانوں کی نسل کو ہمّت عطا فرما کہ ہم دین کے نظام کا قیام عمل میں لائیں۔ اس دعا کو شرفِ قبولیّت عطا فرما۔ (40)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع 6 7 18

اے ہمارے ربّ! اعمال کے حساب کے دن، میری، میرے والدین اور مومنین سے ہونے والی لغزشوں سے درگزر اور حفاظت مرحمت فرمایئے گا۔ (41)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۴۲﴾

اے مخاطب! یہ نہ سمجھ لینا یہ مخالفینِ نظام جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ اُن سے غافل ہے۔ وہ اِس امر کو اُس دن کے لیے موٴخّر کیے جا رہا ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں (الانبیاء 97:21)۔ (42)

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۳﴾

سر اوپر اٹھائے ہوئے بدحواس ہو کر بھاگ رہے ہوتے ہیں (القمر 8:54)۔ ان کی نظریں جمی کی جمی رہ جاتی ہیں اور ان کے دل جرأت وبصالت سے خالی ہو رہے ہوتے ہیں۔ (43)

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ﴿۴۴﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) انسانوں کو Warn کر دے اُس دن سے جب عذاب اُن پر وارد ہو جائے گا۔ قانون شکن التجا کریں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں تھوڑے سے عرصے کے لیے مہلت دے دیجئے۔ ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں گے اور رسولوں کی اتباع کریں گے۔ جواب ملے گا اس سے پہلے کیا تم قسمیں کھا کھا کر یہ نہیں کہا کرتے تھے کہ تمہاری قوّت و حشمت کو کبھی زوال نہیں آئے گا۔ (44)

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾

حال آں کہ تم اُن لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنہوں نے قانون شکنی و سرکشی کر کے اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا تھا اور تمہیں اچھی طرح معلوم بھی ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا اور ہم نے تمہیں مثالوں کے ذریعے سمجھایا تھا۔ (45)

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ ؕ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

انہوں نے دین کے نظام کے خلاف سازشیں کیں اور ان کی یہ تدبیریں اللہ کے علم میں تھیں جو کامیاب نہیں ہو سکتی تھیں۔ اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ (46)

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ﴿۴۷﴾

لہٰذا، یہ نہ سمجھ لینا کہ اللہ اپنے رسولوں سے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف کرے گا۔ یقیناً اللہ صاحبِ قوّت ہے اور جرم کی سزا دینے والا ہے۔ (47)

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾

جس دن یہ ارض دوسری ارض سے بدل دی جائے گی اور یہ اجرامِ فلکی بھی (الانبیاء 21:104) اور سب

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾

انسان، اللہ کے سامنے پیش ہوں گے جو یکتا اور Omnipotent ہے۔(48)

اس دن تُو مجرموں کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا۔(49)

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾

ان کے coat of mail خارجی لبادے سیاہ کول تار کے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں کو ڈھانکے ہوئے ہوں گے۔(50)

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

تاکہ اللہ، ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دے دے۔ اللہ کا قانونِ مکافات جلد ہی اعمال کا نتیجہ مرتّب کرنا شروع کر دیتا ہے۔(51)

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع 7 11 19

اس ضابطۂ قوانین کا ابلاغ Communication پوری نوعِ انسانی کے لیے ہے تاکہ اس کے ذریعے اسے غلط طرزِ زندگی کے بھیانک نتائج سے متنبّہ کر دیا جائے اور وہ اچھی طرح جان لے کہ صاحبِ اقتدار ہستی صرف ایک ہی ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے اور صاحبانِ عقل و دانش، تدبّر و تفکر کریں۔(52)

اٰيَاتُهَا ۹۹ (۱۵) سُوْرَةُ الْحِجْرِ رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

اللہ علیم و حکیم کا ارشاد ہے کہ یہ آئتیں کتاب یعنی قرآن کی ہیں جو اپنی تعلیم کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے والا ہے۔(1)